جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر قاضی خالد علی
ڈین و ڈائریکٹر
دالاء اسکول، فیکلٹی آف لاء، یونیورسٹی آف کراچی

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوج ڈین کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی کی 20 مقالات پر مشتمل تصنیف ''نسائیات'' کا بالاستیعاب مطالعہ کیا، انداز تحقیق و تخریج لاجواب، طرز استدلال بے مثال اور نتیجہ فکر لازوال ہے، جو قلب و ذہن کو حقائق اصلیہ کی جانب اپیل کرتے ہیں، کتاب میں خواتین کے چند ان حساس معاشرتی موضوعات و مسائل کو جدید زاویہ تحقیق سے موضوع سخن بنایا گیا ہے جو معاشرے میں موجود ہیں، عدالتوں کو ان کا سامنا ہے مگر رہنمائی کے ذرائع جمود کی چادر میں ڈھکے ہوئے ہیں، انہی موضوعات کو عصری تقاضوں کے مطابق قرآن و سنت کی روشنی میں پرکھ کر عیاں کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر صاحب نے جن مسائل پر قلم اٹھایا ہے ان میں سے کچھ تو بہت ہی حساس ہیں جیسے ''مسیار میرج'' یہ ایک معاشرتی مسئلہ ہے، بیرون ملک عرصہ دراز سے رائج ہے مگر جواز، عدم جواز کے حوالے سے سند مفقود ہے اس لئے کہ اجتہاد کے راستے مسدود ہیں، ایسے ہی محصنین اہل کتاب سے مسلم عورتوں کا نکاح، یورپ میں رواج پا چکا ہے، یورپی معاشرے میں مسلم معاشرہ تذبذب کا شکار ہے، ہندوستان میں بھی اسے روکا نہیں جا سکا، ڈاکٹر صاحب نے دین کے نظریہ توسع کے زیر سایہ قرآن و سنت کی روشنی میں جرأت رندانہ کا اظہار کر دیا ہے اور یقین ہے کہ مسلم معاشرہ اس کاوش کو تحسین کی نظر سے دیکھے گا، چہ جائیکہ کوئی بھی تحقیق اختلاف کی گنجائش سے مبرا نہیں ہوتی۔

اسی طرح چند دیگر موضوعات بھی بہت حساس ہیں اور معاشرے کا جزو لاینفک ہیں جیسے کم سنی کی شادی، تعدد ازدواج، خلع اور فسخ نکاح میں عدالت کا کردار، نصاب شہادت اور عورتوں کی گواہی، حلالہ مروجہ اور قرآنی حلالہ میں فرق، باندیوں سے تمتع یا نکاح وغیرھم وہ مسائل ہیں جن کا حل ہر فقہ میں مختلف ہے، ان موضوعات پر صدیوں سے معاشرتی تہذیب و روایات کے تحت عمل ہو رہا ہے، جب ایسے مسائل عدالتوں میں آتے ہیں تو پھر متفقہ دینی رہنمائی کے فقدان کے باعث عدالتوں کو مروجہ ملکی قوانین کے مطابق فیصلے کرنے پڑتے ہیں، ایسے ہی متعدد مسائل پر ڈاکٹر صاحب نے قرآن و سنت کی روشنی میں جدید فکر پیش کر کے بحث کے دروازے کھول دیئے ہیں جو لائق تحسین ہے اور ارباب فکر و دانش کے لئے دعوت غور و خوض بھی ہے کہ بدلتے حالات کے تناظر میں ڈاکٹر شکیل اوج کی طرح وہ اپنی اجتہادی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر دین کے نظریہ توسع کی آبیاری فرمائیں۔ ارباب علم اگر علمی اختلاف کی گنجائش محسوس کریں تو یہ بھی مسلم معاشرے کیلئے بہتری کا عمل ہوگا، کیونکہ تنقید بشرط تحقیق کے بعد جو صورت مسئلہ نکھر کر سامنے آئے گی یقیناً مسلم معاشرے کی عکاس ہوگی، بہر حال اس کتاب کو نہ صرف عدالتی اور وکلاء کی لائبریریوں کی زینت ہونا چاہیے بلکہ فیکلٹی آف لاء کے تحت پڑھائے جانے والے کورس میں بھی اسے شامل نصاب ہونا چاہئے۔ بلاشبہ قانون اسلامی کی تشکیل جدید میں یہ ایک اچھی اور لائق مطالعہ کتاب ہے۔ اس علمی بلکہ اجتہادی کاوش پر ڈاکٹر صاحب شکریہ اور مبارکباد دونوں کے مستحق ہیں۔

جسٹس (ریٹائرڈ) ڈاکٹر قاضی خالد علی

نعت

پروفیسر ڈاکٹر محمد شکیل اوجؔ

آپ کی سب کو ضرورت ہے، جہاں آراء حضور
ظلمتیں ہی ظلمتیں ہیں، ہو اجالا یا حضور

لفظ یثرب میں کہاں ہے، کوئی خوبی و کمال
اس لئے کہنا پڑا تھا آپ کو 'طیبہ' حضور

لفظ و معنی میں کوئی رشتہ مگر ایسا تو ہو!
جس کی نسبت کہہ سکیں ہم آپ کو مولیٰ، حضور

ایسے وصفوں سے تعلق، عشق کو مطلوب ہے
حُسن بڑھ کر خود پکارے آپ کو آقا، حضور

دیکھ لو میثاق، سے پہلے کی دنیا اور تھی
آپ کی ہجرت سے پہلے تھا، مدینہ کیا حضور؟

ہجرت و نصرت کی یکجائی سے امت بن گئی
ہے مواخاۃ مدینہ آپ کا اسوہ حضور

ہم سراپا آرزو اور جستجو کوئی نہیں
ہم نے اب تک آپ کو بالکل نہیں سمجھا حضور